

حکایتِ نور



[www.pdfbooksfree.org](http://www.pdfbooksfree.org)

زین العابدین علیہ السلام

مختصر زندگی نامہ اور فضائل و مناقب کا مجموعہ

جَلْوَةُ نُورٍ

زین العابدین

حضرت امام زین العابدین علیہ السلام  
کی چالیس منتخب احادیث

پیش کشی:

مرکز علم و عمل کراچی

پوسٹ بکس: 2157، ظہم آباد، کراچی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

## پیش لفظ

اصل کامیابی یہ ہے کہ انسان اپنے مقصد تخلیق سے ہم آہنگ رہے، برائی سے دور اور اچھائی سے منسلک رہے اور دنیا سے جانے کے بعد انسان کی نیک نامی اور پاکیزہ سیرت باقی رہ جائے۔

ایسی کامیاب زندگی گزارنے کے لئے ضروری ہے کہ ایسے لوگوں کی سیرت و کردار پر عمل کیا جائے کہ صدیاں گزر جانے کے باوجود ان کی نیک نامی اور پاکیزہ سیرت گمراہ انسانیت کے لئے مشعل راہ ہے۔ خاص طور پر ان لوگوں کے لئے جو پاک و پاکیزہ ہستیوں کی پیروی کا دم بھی بھرتے ہیں۔ بعض اوقات یہ دیکھا گیا ہے کہ ان کے اعمال ان شخصیات سے ہم آہنگ نظر نہیں آتے۔ اس لئے ضروری ہے کہ اپنی عملی محبت کا مظاہرہ کرتے ہوئے ان عظیم کرداروں کو اپنے لئے نمونہ عمل قرار دیں۔

اس مقصد کے حصول کے لئے ہم نے یہ مختصر لیکن اہم سلسلہ شروع کیا ہے۔ جسے کافی سراہا اور بہت زیادہ پسند کیا گیا۔ الحمد للہ اب ہم جلوۂ نور **زین العابدین**ؑ پیش کرنے کی سعادت حاصل کر رہے ہیں۔ عام طور پر امام **الطہار**ؑ کی کربلا کی زندگی اور اقوال ہی

جملہ حقوق محفوظ

جلوۂ نور "زین العابدین"

حیدر عباس عابدی

سجاد حسین مہدوی

حسین نقوی

سید اکبر رضا رضوی

مرکز علم و عمل کراچی

E-31 رضویہ سوسائٹی ہاجرم آباد - کراچی

6622656

کتاب:

تالیف و تہ تیغ:

ہجج:

کیہڑنگ:

ناشر:

لئے کا پتہ:

فون:

بیان کیے جاتے ہیں جبکہ ہم نے اس کتاب میں امام علیہ السلام کے دوسرے حیات بخش کلمات کی عکاسی کی کوشش کی ہے۔ ان احادیث کو بہتر طور پر سمجھنے کے لئے عربی عبارت اور رواں ترجمے سے پہلے ایک مقدمہ بھی بیان کیا ہے تاکہ ان کی اہمیت واضح ہو سکے۔

انشاء اللہ خداوند قادر و توانا کی توفیقات ہمارے شامل حال رہیں تو اس سلسلے کی چودہ کتابیں ایک ایک کر کے مکمل کریں گے۔ آپ اس میں کوئی کمی بیشی محسوس کریں یا کوئی تجویز ہو یا اس سلسلے میں کوئی مثبت تعاون کرنا چاہیں تو ہمیں خوشی ہوگی۔

والسلام

**شعبہ تربیت، مرکز علم و عمل، کراچی**

### حضرت علی ابن الحسین علیہ السلام

آپ کا اسم مبارک علی ہے۔ یہ نام آپ کے پدر بزرگوار حضرت امام حسین علیہ السلام نے اپنے والد حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام کے نام پر رکھا۔ حضرت علی ابن الحسین علیہ السلام کی ولادت ۳۰ھ میں ہوئی۔ تاریخ ولادت ۱۵ جمادی الثانی ہے۔ بعض روایتوں میں ولادت کی تاریخ ۵ شعبان بتائی گئی ہے۔

آپ کا ذاتی کردار اور آپ کی شخصیت اس قدر پاکیزہ اور بلند ہے کہ لوگ آپ کو زین العابدین، زین الصالحین اور سید الساجدین جیسے القاب سے یاد کرتے ہیں۔ آپ کی ذات پاک کے لئے زین العابدین کے الفاظ جناب رسالت مآب کی روایت میں بیان کئے گئے ہیں کہ آپؑ نے فرمایا: روئے قیامت ایک منادی ندا دے گا۔ اُنس زین العابدین؟ اس وقت علی ابن ابیطالب کا پوتا اور حسین کا بیٹا علی آگے بڑھے گا۔



مصلحت تھی کہ جس کے سبب سے نسل امامت کی حفاظت اور سادہ ہدایت کا تسلسل ممکن ہو سکا۔ امام حسینؑ کی شہادت کے بعد کربلا میں جو شام آئی وہ شام غربیاں کے نام سے موسوم ہے۔ اس درد انگیز اور اذیت ناک شام اور جگر سوز رات میں بھی سید سجادؑ نے اپنی پیشانی جعدہ معبود میں رکھی تو صبح سے پہلے سر جعدہ سے نہ اٹھایا۔

حضرت علی ابن الحسینؑ عابدین کی زینت، اکثریت سے جعدہ کرنے والے اور جعدہ کرنے والوں کے سید و سردار ہیں۔ اللہ کے حقوق کی ادائیگی کے ساتھ بندوں کے حقوق کی نگہداری میں آپ کی میرت و کردار کی بلندی ایک مثالی نمونہ ہے، غرہ پروری اور فقر و انوائزی کا یہ عالم تھا کہ رات کی تاریکی میں روٹیوں کی بوریاں اپنی پشت پر اٹھا کے فقرائے مدینہ کے گھروں پر جاتے اور پوشیدہ طور پر ان کو تقسیم کرتے تھے۔ آپ کی فیض رسانی اور سلوک احسان کا دائرہ صرف دوستوں تک محدود نہ تھا بلکہ جس طرح پروردگار عالم منکروں اور باغیوں کو بھی وسایل حیات سے محروم نہیں کرتا اسی طرح امامؑ نے بھی اپنے دشمنوں اور اپنے بھائی کے قاتل کے ساتھ حسن سلوک سے کام لیا۔

امام زین العابدینؑ کی زندگی ابتلاء اور آزمائش کا نمونہ تھی

امام محمد باقرؑ فرماتے ہیں کہ میرے والد حضرت علی ابن الحسینؑ کثرت سے جعدہ کیا کرتے تھے۔ جب کوئی نعمت خدا یاد آتی جعدہ فرماتے، جب کوئی خوف یا اندیشہ دور ہوتا تو جعدہ کرتے، جب کسی کے مکر سے نجات سے ملتی جعدہ میں پیشانی رکھ دیتے، کسی ناخوشگوار خبر کو سنتے تو جعدہ بجالاتے، جب دورانِ تلاوت کسی ایسی آیت پر پہنچ جاتے جہاں واجب یا سنتی جعدہ ہوتا تو جعدہ کرتے۔ جب دو شخصوں میں صلح کراتے تو جعدہ و شکر ادا کرتے۔ یہی وجہ ہے کہ آپؑ سجاد اور سید الساجدین کے القاب سے موسوم ہوئے۔

ایک مرتبہ آپؑ کے گھر میں آگ لگ گئی آپ اس وقت جعدہ میں تھے۔ لوگ آگ آگ کا غل چمانے لگے لیکن حضرت نے جعدے سے سر نہ اٹھایا۔ یہاں تک کہ آگ بجھا دی گئی۔ کسی نے کہا۔ ”آپ کو آگ لگنے کی خبر بھی نہ ہوئی، آخر ایسا بے نیاز کس چیز نے بنایا؟“ جواب میں فرمایا۔ ”آخرت کی آگ نے۔“

جس وقت امام حسینؑ نے اپنے رفیقوں اور عزیزوں کے ساتھ کربلا میں شہادت کا مرتبہ پایا تو امام زین العابدینؑ اپنی بنیادی کے سبب جہاد میں شرکت سے معذور تھے۔ یہ علالت بھی اللہ کی

## حمد و شکر

تحریف اور توصیف کسی کمال پر کی جاتی ہے اور ہر کمال کی بازگشت خالق کائنات کی طرف ہے کہ جس نے اس مخلوق کو خلق کرتے ہوئے اس میں کمال کی خواہش اور کمال پذیری کی نعمت عطا کی۔ لہذا تمام حمد و ثنا اسی عظیم ذات کے لئے مختص ہے۔ لیکن ہر نعمت پر حمد کرنا انسان کی قدرت سے خارج ہے۔ اسی لئے پروردگار نے صرف نعمت کے اعتراف کو ہی اپنی حمد قرار دیا۔ اقرار نعمت کے بعد شکر نعمت کا مرحلہ آتا ہے لیکن اس کی نعمات کا دائرہ اتنا وسیع ہے کہ ان کا شکر تو بہت دور کی بات ہے ان کا شمار کرنا بھی انسان کے لئے ناممکن ہے۔ اسی لئے اس نے شکر سے عاجزی کے اظہار کو ہی اپنا شکر قرار دیا۔ سید الساجدین علیہ السلام اس بارے میں ارشاد فرماتے ہیں:

حدیث: ۱

سُبْحَانَ مَنْ جَعَلَ الْأَعْيُوفَ بِالْغَنَمَةِ لَهُ حَمْدًا

لیکن آپ کی شخصیت کا حسن اور آپ کی سیرت کی اثر آفرینی میں ان مصائب و شدائد سے کوئی کمی واقع نہیں ہوئی جن سے امام زین العابدین علیہ السلام اپنی زندگی کے ہر لمحہ میں دوچار رہے۔ امام حسین کی شہادت کے بعد ۳ سال آپ کی امامت کا عرصہ ہے۔ اس تمام عرصہ میں آپ نے مسلمانوں کی اصلاح، ان کے نفوس کے تزکیہ اور ان کی اجتماعی زندگی کے استحکام و ترقی کے لئے جدوجہد فرمائی۔ تبلیغ کا بڑا ذریعہ وہ دعائیں ہیں جن کا مجموعہ صحیفہ کاملہ کہلاتا ہے۔ ولید بن عبدالملک نے آپ کو زہر سے شہید کر دیا۔ تاریخ شہادت ۲۵ محرم ۹۵ھ ہے۔

إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ



غور و فکر کرو اور جس کام کے لئے پیدا کئے گئے ہو اس پر عمل کرو کیونکہ خدا نے تم کو بیکار و عیث نہیں پیدا کیا ہے۔  
(تحف العقول)

### مصوب خدا

خدا سے محبت کا دعویٰ تو سب ہی کرتے ہیں لیکن اس محبت کا اندازہ اسی وقت ہوتا ہے جب قربانی کا وقت آئے اور انسان اپنی جان قربان کر دے۔ دوسرا اس وقت جب انسان تاریکی شب میں اپنا آرام قربان کر کے خدا کے حضور راز و نیاز کرتا ہے اور اس کے عشق میں آنسو بہاتا ہے۔ خدا بھی ان ہی دو لوگوں کو پسند کرتا ہے اس حقیقت کو بیان کرتے ہوئے امام زین العابدین (علیہ السلام) فرماتے ہیں:

حدیث: ۳

مَا مِنْ قَطْرَةٍ أَحَبُّ إِلَيَّ اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ مِنْ قَطْرَتَيْنِ:  
قَطْرَةٍ دُمٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَ قَطْرَةٍ دَمْعَةٍ فِي سَوَادِ  
الْأَيْلِ لَا يُؤْنِذُ بِهَا عَبْدٌ إِلَّا اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ.  
خدا کی بارگاہ میں دو قطرؤں سے بڑھ کر کوئی اور قطرہ محبوب

سُبْحَانَ مَنْ جَعَلَ الْإِعْتِرَافَ بِالْعُجُزِ عَنِ الشُّكْرِ  
شُكْرًا.

پاک و منزہ ہے وہ ذات جس نے اپنی نعمت کے اقرار کو حمد اور  
شکر سے عاجزی کے اقرار کو شکر قرار دیا۔  
(بحار الانوار)

### تفکر اور عمل

انسان اگر اپنی اور دنیا کی خلقت پر غور کرے تو یقیناً اس نتیجے پر  
پہنچے گا کہ انسان جیسی عظیم اور ظریف مخلوق جو خدا کی خلقت کا بہترین  
شاہکار ہے اس کی انگیوں کی پوروں سے لے کر دماغ و دل کی بناوٹ  
تک اس خالق کی عظمت اور تدبیر کی خبر دیتی ہے۔ اور جہان کے نظم و  
ضبط سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ اس دنیا کو بے کار اور عیث خلق نہیں کیا  
گیا۔ جتنا انسان غور و فکر کرے گا اتنا ہی اس حقیقت تک پہنچے گا اور  
بامقصد زندگی گزارنے کے لئے عملی میدان میں قدم اٹھائے گا۔

حدیث: ۴

تَفَكَّرُوا وَ اعْمَلُوا لِمَا خَلَقْتُمْ لَهُ، فَإِنَّ اللَّهَ لَمْ يَخْلُقْكُمْ عَبَثًا.



- ۱۔ لوگوں کے بارے میں زبان پر کنٹرول کرنا وغیرہ نہ کرنا۔
- ۲۔ ایسے کام میں مصروف رہنا جو اس کی دنیا و آخرت کے لئے مفید ہوں۔
- ۳۔ اپنے گناہوں پر بہت رونا۔

(تحف العقول ص ۲۸۲)

### بدکردار کی دوستی

جہاں مصاحبت اور دوستی انسان کے کردار پر اثر انداز ہوتی ہے وہاں بہت سے مادی فوائد اور نقصانات کا دار و مدار بھی اسی دوستی پر ہے۔

حدیث: ۵

إِيَّاكَ وَمُصَاحِبَةُ الْفَاسِقِ، فَإِنَّهُ يَأْبِغُكَ بِأُكْلِهِ أَوْ أَقْلٍ مِنْ ذَلِكَ.

خبردار بدکردار کی صحبت میں نہ رہنا، کیونکہ وہ تم کو ایک لقمہ یا اس سے بھی کم پر کھج دے گا۔ (تحف العقول ص ۲۷۹)

نہیں ہے:

- ۱۔ راہِ خدا میں گرنے والا خون کا قطرہ اور
  - ۲۔ رات کی تاریکی میں بندہ کی آنکھ سے بہنے والا آنسو کا قطرہ جو صرف خدا کے لئے گرے۔
- (بحار الانوار ج ۱۰ ص ۱۰)

### نجات کا راستہ

انسان اس دنیا میں ایسے کاموں کی تلاش میں رہتا ہے کہ جن کے ذریعے اسے دنیا اور آخرت کی کامیابی حاصل ہو جائے۔ امام علیؑ تین کاموں کو اس کی کامیابی اور نجات کا ذریعہ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

حدیث: ۴

ثَلَاثٌ مُسْتَحِبَّاتٌ لِلْمُؤْمِنِ: كَثْفُ لِسَانِهِ عَنِ النَّاسِ وَاغْتِيَابِهِمْ، وَإِسْفَالُهُ نَفْسَهُ بِمَا يَنْفَعُهُ لِأَخْرَجِهِ وَذُنْيَاهُ، وَطَوْلُ الْبُكَاءِ عَلَى خَطِيئَتِهِ.

۴۔ تین چیزیں مومن کو نجات دینے والی ہیں:



کبھی اپنی ضرورت پر خرچ نہیں کرتا تو اپنے دوست کے وقت پڑنے پر کسی طرح خرچ کرے گا۔ وہ دوستی ہی کیا جو وقت پر کام نہ آئے۔

حدیث: ۷

إِيَّاكَ وَمُصَاحِبَةَ الْجَنِّ فَإِنَّهُ يَخْذُلُكَ فِي مَالِهِ  
أَخْرُجَ مَا تَكُونُ إِلَيْهِ  
خبردار خیل کی صحبت سے بچو کیونکہ تمہاری شدید ضرورت کے وقت تم کو اپنے مال سے محروم کر دے گا۔

(تحف العقول)

### جھوٹے کی دوستی

جھوٹ تمام برائیوں کی جڑ ہے۔ جو جھوٹ بول سکتا ہے وہ سب کچھ کر سکتا ہے۔ اس کا جھوٹ ہمیشہ غلط فہمی میں مبتلا رکھتا ہے۔ اسی لئے امام علیہ السلام جھوٹے کی صحبت سے بچنے کی تاکید کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

حدیث: ۸

إِيَّاكَ وَمُصَاحِبَةَ الْكَذَّابِ فَإِنَّهُ يَنْزِلُ الشَّرَابَ

### نادان کی دوستی

کم عقل اور بیوقوف لوگ نہ خود کے لئے فائدہ مند ہوتے ہیں اور نہ ہی دوسروں کو فائدہ پہنچا سکتے ہیں۔ ان کی نادانی غلطی پر مجبور کرتی ہے۔ اس لئے کہتے ہیں کہ نادان دوست اگرچہ اچھا بھی ہو تو اس کی اچھائی بھی نقصان پہنچاتی ہے۔ امام علیہ السلام اسی لئے نادان کی دوستی سے بچنے کے لئے فرماتے ہیں:

حدیث: ۹

إِيَّاكَ وَمُصَاحِبَةَ الْأَخْمَقِ فَإِنَّهُ لَيُرِيْدُ أَنْ يَنْفَعَكَ  
فِيضْرُوكَ

۹۔ بیوقوف شخص کی صحبت سے بچو کیونکہ وہ تم کو فائدہ پہنچانا چاہے گا لیکن نقصان پہنچا دے گا۔

(تحف العقول ص ۲۷۹)

### کنجوس کی دوستی

غلل اور کنجوسی ایک بری عادت ہے۔ جس کا سب سے بڑا نقصان یہ ہے کہ ضرورت کے وقت انسان کا مال کام میں نہیں آتا۔

## ہمسائے کے حقوق

برادر مومن کی طرح ہمسائے کے بھی کچھ حقوق ہیں اگرچہ وہ مومن اور مسلمان نہ ہو۔ اس کے حقوق کے بارے میں امام العقیلی فرماتے ہیں:

حدیث: ۱۰

أَمَّا حَقُّ جَارِكَ فَحِفْظُهُ غَائِبًا وَ احْتِرَامُهُ شَاهِدًا، وَ نُصْرَتُهُ إِذَا كَانَ مَظْلُومًا، وَ لَا تَشِيعَ لَهُ عَوْرَةٌ. فَإِنْ عَلِمْتَ عَلَيْهِ سُوءَ سِرَّتِهِ عَلَيْهِ، وَ إِنْ عَلِمْتَ أَنَّهُ يَقْبَلُ نَصِيحَتَكَ نَصْخَةً فِيمَا بَيْنَكَ وَ بَيْنَهُ، وَ لَا تُسَلِّمَهُ عِنْدَ ضَيْدِيَّةٍ، وَ تَقْبَلُ عُفْرَتَهُ وَ تَغْفِرُ ذَنْبَهُ، وَ تُعَاشِرُهُ مُعَاشَرَةً كَرِيمَةً.

تمہارے ہمسائے کا حق یہ ہے کہ غائب ہو تو اس کی حفاظت کرو، موجود ہو تو اس کا احترام کرو، جب وہ مظلوم واقع ہو تو اس کی مدد کرو، اس کے رازوں کا تجس نہ کرو۔ اگر اس کی کوئی برائی تمہیں معلوم ہو جائے تو اس کو چھپالو، اور اگر تم جانتے ہو کہ وہ تمہاری نصیحت کو قبول کرے گا تو اس کو اس

يَقْرَبُ لَكَ الْبَعِيدُ وَ يَبْعُدُ لَكَ الْقَرِيبُ.

۸۔ چھوٹے کی محبت سے بچو کیونکہ وہ سب کی طرح ہے جو دور کو قریب اور قریب کو دور بنائے گا۔

(تحف العقول)

## مومن کی مصبت

ایمانی رشتہ ایک مضبوط ترین رشتہ ہے اور اس رشتے کی وجہ سے مومن کے دوسرے مومن پر بہت سے حقوق عائد ہوتے ہیں۔ ان ہی حقوق میں سے ایک بنیادی حق یہ ہے کہ وہ برادر مومن کی محبت اپنے دل میں رکھتا ہو:

حدیث: ۹

نَظَرُ الْمُؤْمِنِ فِي وَجْهِ أَخِيهِ الْمُؤْمِنِ لِلْمَوَدَّةِ وَ الْمَحَبَّةِ لَهُ عِبَادَةً.

۹۔ مومن کا برادر مومن کے چہرے کی طرف مودت اور محبت سے نظردار عبادت ہے۔

(تحف العقول)

بہا کر اور دریا کی موجوں میں گھس کر بھی حاصل کر لیں۔

(بحار الانوار)

### جھوٹ گناہ

مالک کی حکم عدولی اگرچہ معمولی ہی کیوں نہ ہو، بندے کو اس کی نظروں سے گرا دیتی ہے۔ دوسری طرف سے جھوٹے احکامات کی حکم عدولی سے بندے کی جرأت میں اضافہ ہوتا ہے اور پھر وہ بڑے سے بڑے حکم پر سرتابی کرنے لگتا ہے۔ اس لئے امام زین العابدین علیہ السلام فرماتے ہیں:

حدیث: ۱۲

اتَّقُوا الْكِبْذَ الضَّعِيفَ مِنْهُ وَالْكَبِيرَ فِي كُلِّ جَبَدٍ وَهَزَلٍ  
جھوٹ سے پرہیز کرو، چاہے چھوٹا ہو یا بڑا، واقعی طور سے ہو یا  
مذاق میں۔

(تحف العقول)

### گناہ مانع دعا

انسان پر آنے والی مصیبتیں یا اس کی آزمائشیں ہیں یا اس کے گناہ

بات کے بارے میں نصیحت کرو جو تمہارے اور اس کے درمیان ہے، سختی کے وقت اس کو تنہا نہ چھوڑو، اس کی لغزشوں کا خیال نہ کرو، اس کے گناہوں کی پردہ پوشی کرو اور اس کے ساتھ اچھا برتاؤ کرو۔

(بحار الانوار)

### علم کی طلب

جن چیزوں کی حقیقت سے انسان جاہل ہوتا ہے ان سے غافل رہتا ہے لیکن جب کسی چیز کی خوبیوں کو حقیقتاً درک کر لے تو اس کی عقل اسے وہ چیز حاصل کرنے کے لئے ترغیب دلاتی ہے۔ چنانچہ امام علیہ السلام علم کے بارے میں فرماتے ہیں۔

حدیث: ۱۱

لَوْ يَعْلَمُ النَّاسُ مَا فِي طَلِبِ الْعِلْمِ لَطَنَبُوهُ وَ لَوْ  
بَسَفَكَ الْمُهَجَ وَ خَوَّضَ اللُّجَجَ  
اگر لوگوں کو معلوم ہو جائے کہ طلب علم میں کیا کچھ ہے تو خون



۵۔ واجب نمازوں میں اتنی تاخیر کہ ان کا وقت ہی گزر جائے،

۶۔ صدقہ و احسان نہ کر کے تقرب الی اللہ کو چھوڑ دینا،  
۷۔ نفس باتیں کرنا اور رفتار میں برائی پیدا کرنا۔

(معانی الاخبار)

### آتش جہنم سے خوف کے اثرات

انسانی زندگی پر توحید اور معاد (قیامت) کے اثرات بہت زیادہ ہیں۔ جتنا یہ دو نظریے قوی ہوں گے اتنا ہی وہ صراطِ مستقیم پر قائم رہے گا۔ خدا کے وجود اور اس کے اختیارات کا یقین، خوف ورجاء کی کیفیت، ثواب اور عذاب پر ایمان انسان کو اس بات پر مجبور کر دیتے ہیں کہ وہ صدقِ دل سے توبہ کرے اور محرمات سے پرہیز کرے۔ آتشِ جہنم پر یقین کے اثرات بیان کرتے ہوئے امام علیؑ فرماتے ہیں:

حدیث: ۱۳

مَنْ أَشْفَقَ مِنَ النَّارِ بَادَرَ بِالتَّوْبَةِ مِنْ ذُنُوبِهِ وَ رَاجَعَ  
عَنِ الْمَحَارِمِ.

کی سزا ہیں۔ پروردگار کی حکم عدولی اس کی رحمت اور نعمت کو بدل دیتی ہے، بلاؤں کے نزول کا سبب بنتی ہے اور دعاؤں کو درجہ قبولیت تک پہنچنے سے روک دیتی ہے۔ چنانچہ سید الساجدین علیہ السلام فرماتے ہیں:

حدیث: ۱۳

وَالذُّنُوبُ الَّتِي تَرُدُّ الدُّعَاءَ: سُوءُ النِّيَّةِ، وَخُبْتُ  
الشَّرِيزَةَ، وَالتَّفَاقُ مَعَ الْأَخْوَانِ، وَتَرَكْتُ  
التَّصَدِيقَ بِالْإِجَابَةِ، وَتَاجِزُ الصَّلَوَاتِ  
الْمَفْرُوضَاتِ حَتَّى تَلْغِبَ أَوْقَاتُهَا، وَتَرَكْتُ  
التَّقَرُّبَ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ بِالْبَرِّ وَ الصَّدَقَةِ، وَ  
اسْتِعْمَالَ الْبَذَاءِ وَ الْفُحْشِ فِي الْقَوْلِ.

جو چیزیں دعاؤں کے قبول نہ ہونے کے سبب بنتی ہیں ان میں سے یہ (بھی) ہیں:

۱۔ بد نیتی

۲۔ خُبثِ باطنی،

۳۔ برادران و بی کے ساتھ منافقت،

۴۔ قبولیت دعا پر اعتقاد نہ رکھنا،



کرتے سے زیادہ برا ہے۔ (بخاری الانوار)

### گناہ مانع نعمت

اسی طرح وہ گناہ جو نعمتوں کو بدل دیتے ہیں ان کو بیان کرتے ہوئے امام رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

حدیث: ۱۶

الدُّنُوبُ الَّتِي تُغَيِّرُ النِّعَمَ: الْبَغْيُ عَلَى النَّاسِ، وَ  
السُّؤَالُ عَنِ الْعَاقِبَةِ فِي الْخَيْرِ وَاضْطِنَاعُ  
الْمَغْرُوفِ، وَ تَكْفُرَانِ النِّعَمِ، وَ تَرْكُ الشُّكْرِ.

۱۶۔ جو گناہ نعمتوں کو بدل دیتے ہیں ان میں سے یہ (بھی) ہیں:

۱۔ لوگوں پر ظلم کرنا

۲۔ اچھی عادت اور نیک ارادوں کو ترک کر دینا

۳۔ کفران نعمت کرنا

۴۔ شکر نہ کرنا

جو آتش جہنم سے ڈرے گا وہ خدا سے اپنے گناہوں کے بارے میں جلد توبہ کرے گا اور حرام کاموں کے ارتکاب سے بچے گا۔

(صحیح البخاری)

### گناہ اور ندامت

گناہ کے بعد اس پر ندامت اس بات کی علامت ہے کہ وہ گناہ کو برا سمجھتا ہے۔ اگر یہ علامت کسی میں پائی جائے تو اس سے یہ امید کی جاسکتی ہے کہ وہ گناہ کو ترک کر دے گا۔ لیکن اگر کوئی گناہ کرنے پر نادم ہی نہ ہو تو بہت مشکل ہے کہ وہ گناہ کو ترک کرے بلکہ اگر اس پر خوش ہو تو یہ اس سے بھی زیادہ خطرناک ہے اس لئے کہ اس طرح مزید برائیوں میں پڑنے کا خطرہ ہے۔ اسی لئے امام رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

حدیث: ۱۵

إِيَّاكَ وَالْإِنْتِهَاجَ بِالذَّنْبِ فَإِنَّ الْإِنْتِهَاجَ بِهِ أَكْبَرُ  
مِنْ دُنُوبِهِ.

خبردار! گناہوں پر خوش نہ ہونا کیونکہ گناہوں پر خوش ہونا گناہ

## نفس کا احرام

انسانی فطرت یہ ہے کہ جب تک کسی کی اہمیت سے آگاہ نہیں ہو جاتا اس کی قدر نہیں کرتا۔ انسان اس دنیا میں اپنی اہمیت اور حیثیت سے آگاہ ہو جائے تو دنیا اور اس کی تمام چیزیں اس کے سامنے حقیر ہو جائیں۔

حدیث: ۱۸

مَنْ كَرُمَتْ عَلَيْهِ نَفْسُهُ هَانَتْ عَلَيْهِ الدُّنْيَا.

جس کو اپنے نفس کی کرامت کا احساس ہوگا اس کی نظر میں دنیا حقیر و ذلیل ہو جائے گی۔

(تحف العقول ص ۲۷۸)

## انسان کی عظمت

اور جب انسان اپنی اہمیت سے آگاہ ہو جائے اور دنیا کی پستی اور حقارت تک پہنچ جائے تو ایسا ہی انسان عظمت رکھتا ہے۔

حدیث: ۱۹

أَعْظَمُ النَّاسِ خَطَرًا مَنْ لَمْ يَرِ الدُّنْيَا خَطَرًا لِنَفْسِهِ.

## نرک گناہ

اگرچہ نیکیوں کے عادی ہونے اور برائیوں سے محفوظ رہنے کا بہترین وقت جوانی ہے لیکن خوابِ غفلت سے کسی وقت بھی بیدار ہو جائے، غنیمت ہے۔ خدا ارحم الراحمین ہے۔ اس نے اپنے مفلور بندوں کے لئے ہمیشہ توبہ کا دروازہ کھلا رکھا ہے۔ اس لئے جس وقت بھی انسان گناہ کی قباحت کو سمجھ لے اور اسے یہ ادراک ہو جائے کہ گناہ کرنے سے خالق و معبود کی ذات پر کوئی اثر نہیں پڑتا بلکہ گناہ بذاتِ خود برائی رکھتا ہے اور جو بھی اس سے آلودہ ہوگا اسی کی ذات کو نقصان پہنچائے گا تو اس وقت گناہ کو ترک کر دے۔

حدیث: ۲۰

لَا تَمْنَعْ مِنْ نَرَكِ الْقَبِيحِ وَ إِنْ كُنْتَ قَدْ عَرَفْتَ بِهِ.

برائی کے چھوڑنے میں کوئی تاثر نہ کرو اگرچہ وہ تمہاری پہچان بن چکی ہو۔

(بحار الانوار)

حضرت علیؓ نے فرمایا کہ انسان کے لئے اس کے نفس سے بڑا کوئی دشمن نہیں۔ پس اگر اس دشمن کو انسان زیر کر لے تو اس نے سب کچھ حاصل کر لیا۔ امام زین العابدینؓ اس بارے میں ارشاد فرماتے ہیں۔

حدیث: ۲۱

الْخَيْرُ كُلُّهُ صِيَانَةُ الْإِنْسَانِ نَفْسَهُ  
انسان کا اپنے اوپر کنٹرول تمام غویوں کا مجموعہ ہے۔  
(تحف العقول)

### جو دعا قبول نہ ہو کیا وہ...؟

دعا چاہے قبول ہو یا نہ ہو مومن کے لئے فائدہ مند ہے۔ اگرچہ اکثر لوگ دعا کے قبول نہ ہونے سے مایوسی کا شکار ہو جاتے ہیں یا پریشان ہو جاتے ہیں لیکن دعا کے قبول نہ ہونے کی بہت سے وجوہات ہو سکتی ہیں۔ جن میں سے ایک اہم وجہ کی طرف خود قرآن اشارہ کرتا ہے کہ ”بسا اوقات انسان برائی کی دعا اس طرح مانگتا ہے جس طرح اپنے لئے بھلائی کی دعا کرتا ہے اور انسان تو بڑا ہی جلد باز ہے۔“

سب سے عظیم شخص وہ ہے جس کے سامنے دنیا تھیر ہو۔  
(تحف العقول ص ۲۷۸)

### راضی بہ رضا

اللہ تعالیٰ نے اپنے ہر کام اور ہر قانون میں انسان کی مصلحت کا خیال رکھا ہے۔ لیکن اس پر یقین رکھنا آسان کام نہیں ہے۔ چنانچہ امامؑ فرماتے ہیں۔

حدیث: ۲۰

الرِّضَا بِمَكْرُوهِ الْقَضَاءِ أَوْفَعُ دَرَجَاتِ الْيَقِينِ.  
نا خوشگوار مقدرات پر راضی رہنا یقین کا سب سے بلند درجہ ہے۔  
(بحار الانوار ج ۷ ص ۷۸)

### سب سے بڑا دشمن

جہاد بانفس کو جہاد اکبر کہا گیا۔ جس میں انسان اپنی نفسانی خواہشات کے ساتھ جہاد کرتا ہے۔ یہ نفسانی خواہشات انسان کی سب سے بڑی دشمن ہیں جو انسان کو برائیوں پر ابھارتی ہیں اور نیکیوں سے دور کرنے میں سرگرم عمل رہتی ہیں۔ اس لئے امیر المومنین



بلا اور وہ بلا جو ابھی نازل نہیں ہوئی ان کو چلا دیتی ہے۔

### علماء کی محفل

ایسے دوست اور اچھی محفلیں انسان کے کردار پر اثر انداز ہوتی ہیں۔ خاص طور پر ایسی محفلیں جہاں باعمل علماء کی شرکت ہو۔ ایسی محافل میں نہ صرف علماء کی باتیں مفید ہوتی ہیں بلکہ ان کے ظاہری آداب بھی قابل تقلید ہوتے ہیں۔ امام الغزالی فرماتے ہیں۔

حدیث: ۲۳

مَخَالِسُ الصَّالِحِينَ ذَاعِيَةٌ إِلَى الصَّلَاحِ وَآدَابُ الْعُلَمَاءِ زِيَادَةٌ لِمَا فِي الْعَقْلِ.

ایسے لوگوں کی محفلیں اچھائی کی طرف دعوت دیتی ہیں۔ اور دانشوروں کے آداب عقل میں اضافہ کرتے ہیں۔

(تحف العقول)

### تعجب کی بات

ہر روز لوگ ہماری آنکھوں کے سامنے اس دنیا کو خیر باد کہہ کر چلے جاتے ہیں اور ہم خود انھیں قبر تک پہنچا کر آتے ہیں۔ یعنی دنیاوی

حدیث: ۲۲

الْمُؤْمِنُ مِنْ ذُعَابِهِ عَلَى ثَلَاثٍ: إِذَا أُنْذِرَ لَهُ وَ إِذَا أُنْجِلَ لَهُ وَ إِذَا أُنْذِفَ عَنْهُ بَلَاءٌ يُرِيدُ أَنْ يُصِيبَهُ.

مؤمن کی دعا کا تین میں سے کوئی ایک نتیجہ نکلتا ہے:

۱۔ یا دعا کا شراس (کی آخرت) کے لئے ذخیرہ ہو جاتا ہے۔

۲۔ یا اس کی دعا فوراً قبول ہو جاتی ہے۔

۳۔ یا آنے والی بلا اس سے دور ہو جاتی ہے۔

### مزید فوائد

دعا کرنے کے مزید فوائد بیان کرتے ہوئے امام الغزالی

فرماتے ہیں:

حدیث: ۲۳

إِنَّ الدُّعَاءَ لَيَسُدُّ الْبَلَاءَ وَقَدْ أُبْرِمَ إِبْرَامًا. الدُّعَاءُ يَنْدِفُ الْبَلَاءَ النَّازِلَ وَ مَا لَمْ يَنْزِلْ.

دعا یقیناً آنے والی بلا کو چلا دیتی ہے۔ دعا نازل ہونے والی



پہلیں گی۔ اسی حقیقت کو بیان کرتے ہوئے امام رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

حدیث: ۲۶

مَنْ رَمَى النَّاسَ بِمَا فِيهِمْ ذَمُّوا بِمَا لَيْسَ فِيهِ  
جو شخص کسی میں موجود عیب کی وجہ سے اس کو بدنام کرے  
گا، لوگ اس کو ان عیبوں سے بدنام کریں گے جو اس میں  
نہیں ہیں۔

### زہمتیں آخرت کے لئے

خدا کے مقرب بندوں کا امتحان بہت سخت ہوتا ہے۔ مشکلات  
اور مصائب زیادہ ہوتے ہیں وہ یہ سب کچھ خندہ پیستانی سے برداشت  
کرتے ہیں لیکن یہ سب کچھ صرف اور صرف رضائے خدا کے لئے ہوتا  
ہے۔ وہ امتحان جو سید الساجدین علیہ السلام کا ہوا، کسی کا نہیں ہوا لیکن  
رضائے پروردگار کے لئے جس صبر و تحمل کا مظاہرہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا  
اس کی مثال تاریخ میں نہیں ملتی۔ اولیاء خدا کی زہمتوں کے پارے میں  
آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔

زندگی کی بے ثباتی ہمارے سامنے ہے اور ہمیں یہ معلوم ہے کہ دار قرار  
اور دار بقاء کہیں اور ہے لیکن پھر بھی دنیا پرستی میں لگن ہیں اور اپنے  
اصل مسکن کے لئے کچھ نہیں کرتے۔

حدیث: ۲۵

غَضِبَ كُلُّ الْعُصْبِ لِمَنْ عَمِلَ لِدَارِ الْفَنَاءِ وَ تَرَكَ  
دَارَ الْبَقَاءِ.

استہانی تعجب ہے اس پر جو فانی دنیا کے لئے عمل کر رہا ہے لیکن  
دار بقاء سے غافل ہے۔

### عیب جوئی

اپنی ذات پر تنقید کرنا اور اپنی خامیوں کو برطرف کرنا مومن کی  
علامات میں سے ایک علامت ہے اور انفرادی اور اجتماعی حکام کے  
لئے ایک اہم ضرورت بھی۔ اس طرح سے معاشرے سے برائیاں بھی  
کم ہوتی ہیں۔ اس کے برخلاف عیب جوئی ایک بری عادت ہے۔  
کیونکہ ہم جس کی برائی تلاش کریں گے وہ جواب آں غزل کے طور پر  
ہماری بھی برائیاں تلاش کرے گا جس سے معاشرے میں برائیاں

## زبان

زبان خدا کی عظیم نعمت ہے اور انسان کی فکر اور مافی الضمیر کی آئینہ دار ہے۔ اس کی اہمیت اتنی زیادہ ہے کہ حکماء اور فلاسفہ نے ”نطق“ (گفتگو) کو انسان اور حیوان کے درمیان حد فاصل قرار دیا ہے۔ اتنی اہمیت کے باوجود یہ بہت خطرناک بھی ہے۔ اگر اسے آزاد چھوڑ دیا جائے تو انسان کو تباہ کر دیتی ہے۔ اسی لئے امام علیہ السلام زبان کو قابو میں رکھنے کے لئے فرماتے ہیں:

حدیث: ۲۹

كَفُّ الْأَذَى رَفُضُ الْبِدَاءِ، وَ اسْتِغْنَاءُ عَلَى الْكَلَامِ  
بِالسُّكُوتِ، فَإِنْ لِلْقَوْلِ حَالَاتٌ تَصُورُ، فَاخْذِرِ  
الْأُخْمَقَ.

بری گفتگو سے پرہیز دوسروں کی دل آزاری کرنے سے بچاتا ہے، گفتگو میں خاموشی سے مددلو، کیونکہ بعض اوقات گفتگو میں نقصان پوشیدہ ہے اس لئے الحق کی گفتگو سے پرہیز کرو۔

حدیث: ۲۷

مَا تَعِبَ أَوْلِيَاءُ اللَّهِ فِي الدُّنْيَا لِلدُّنْيَا، بَلْ تَعْبُوا فِي الدُّنْيَا لِلْآخِرَةِ.

اولیاء خدا دنیا میں دنیا کے لئے رنجیں نہیں اٹھاتے بلکہ دنیا میں آخرت کے لئے رنجیں اٹھاتے ہیں۔

## میوۂ سماعت

خالق کائنات حکیم ہے اس نے ہر چیز کو کسی مقصد کے لئے خلق کیا ہے۔ انسان اشرف المخلوقات ہے اس کے وجود کا ہر عضو اس کی اشرفیت میں معاون اور مددگار ہے۔ خدا نے انسان کو کان بھی نعمت دی۔ اس نعمت کا صحیح مقصد بیان کرتے ہوئے امام علیہ السلام فرماتے ہیں:

حدیث: ۲۸

لِكُلِّ شَيْءٍ فَاكِهَةٌ وَ فَاكِهَةُ السَّمْعِ الْكَلَامُ الْحَسَنُ.  
ہر چیز کے لئے ایک پھل ہے اور سماعت کے لئے پھل اچھی بات ہے۔

## سج

عام طور پر جموت اس وقت بولا جاتا ہے جب کوئی کام نکالنا ہو  
یعنی جموت کو ذالی ترقی کا ضامن سمجھا جاتا ہے لیکن جموت چھپتا نہیں۔  
ممکن ہے وقتی طور پر کام نکل جائے لیکن بعد میں جب حقیقت سامنے  
آتی ہے تو انسان کی شخصیت خاک میں مل جاتی ہے۔ جبکہ سچ روز  
آخرت تو فائدہ پہنچائے گا ہی (مانندہ ۱۱۹) دنیا میں بھی انسان کی شخصیت  
بناتا ہے اور اس کے مسائل کا حل بھی ہے۔ امام علیؑ اس حقیقت کو اس  
طرح بیان فرماتے ہیں:

حدیث: ۳۰

خَيْرُ مَفَاتِيحِ الْأُمُورِ الصَّدَقُ. وَ خَيْرُ عَوَائِدِهَا الْوَفَاءُ.  
کاموں کی بہترین ابتداء سچ ہے، اور ان کی بہترین انتہا  
مکمل ہے۔

## غیبت کی حقیقت

غیبت کرنا اکثر لوگوں کی عادت ہے۔ اس کی حقیقت کیا ہے؟  
امام علیؑ فرماتے ہیں۔

حدیث: ۳۱

إِيَّاكَ وَالْغَيْبَةَ فَإِنَّهَا إِذَا مَ كُنَّ لَابِ النَّارِ.  
خبردار غیبت کرنے سے بچو کیونکہ غیبت جہنم کے کتوں کی  
خوراک ہے۔

## سخی اور بخیل

بخی خدا کے نزدیک اور جہنم سے دور ہوتا ہے۔ یہی چیز اسے  
سختی پر مطمئن رکھتی ہے اور وہ اسی پر فخر کرتا ہے۔ جبکہ بخیل اپنے بخل  
سے اتنا پست ہو جاتا ہے کہ اسے اپنے مال و دولت کے علاوہ کچھ نظر  
نہیں آتا۔ امام علیؑ اس بارے میں فرماتے ہیں:

حدیث: ۳۲

الْكِرْمُ يَنْتَحِجُ بِفَضْلِهِ، وَالزُّلْمُ يَنْتَحِرُ بِمِلْكِهِ.  
کریم انسان اپنی بخشش پر خوش ہوتا ہے اور ذلیل شخص اپنی  
ملکیت پر فخر کرتا ہے۔

## بہترین تجارت

انسان راہ خدا میں جان و مال دے کر اپنے خدا سے تجارت کرتا



## اطاعت

دوران زندگی اکثر ایسا ہوتا ہے خوشنودی پر دروگار کے حصول میں دوسروں کی خوشنودی مانع بن جاتی ہے۔ خدا کی اطاعت میں کبھی والدین کی اطاعت، دفتر کی اطاعت رکاوٹ بنتی ہے۔ ایسے میں کس کی اطاعت کو مقدم کیا جائے۔ امام علیؑ اس بارے میں فرماتے ہیں:

حدیث: ۳۵

قَدْ شُؤْاُ أَمْرَ اللَّهِ وَ طَاعَتَهُ وَ طَاعَةَ مَنْ أَوْجَبَ اللَّهُ طَاعَتَهُ بَيْنَ يَدَيِ الْأُمُورِ كُلِّهَا.  
تمام چیزوں پر مقدم خدا کی اطاعت اور جس کی خدا نے اطاعت واجب قرار دی ہے۔

(تحت العقول)

## گناہ گار کی دوستی اور ظالم کی مدد

یوں تو ہر برائی ہی انسان پر اثر انداز ہوتی ہے لیکن بعض برائیاں ایسی ہیں جو انسان کو ہلاک کر دیتی ہیں۔ ایسی ہی تین برائیوں کا تذکرہ

ہے۔ یہاں دیتا ہے اور وہاں اس سے کئی گنا اور کہیں بہتر کا حقدار بن جاتا ہے۔

حدیث: ۳۳

مَنْ تَحَسَّاهُ مَحَسَّاهُ اللَّهُ مِنَ النَّيَابِ الْخُضِرِ.  
جو کسی مومن کو لباس فراہم کرے گا خداوند جنت میں اس کے لئے سبز لباس فراہم کرے گا۔

## آرام دہ زندگی

۳۳۔ زندگی میں پیش آنے والی ہر مشکل کا اجر انسان کے لئے اس ابدی دنیا میں محفوظ کر لیا جاتا ہے۔ جبکہ اکثر لوگ یہ چاہتے ہیں کہ یہ زندگی آرام و سکون سے گزر جائے اور انھیں کوئی پریشانی نہ ہو۔ ہمارے امام علیؑ کیا پسند فرماتے ہیں، ملاحظہ فرمائیے:

حدیث: ۳۳

إِنِّي لَا أَخْشَى لِلرَّجُلِ أَنْ يُعَاقِبَ فِي الدُّنْيَا فَلَا يُصِيبَهُ شَيْءٌ مِنَ الْمُصَاطِبِ.  
میں کسی کے لئے یہ پسند نہیں کروں گا کہ وہ دنیا بالکل آرام میں گزار دے اور اسے کوئی مشکل پیش نہ آئے۔



پر عمل کرے تو وہ بھی آگ میں جلے گا۔

### خدا سے شرم و حیا

تمام نیکیوں کی بنیاد خوفِ خدا اور اس سے شرم و حیا ہے۔ انسان اگر خدا سے شرم و حیا رکھے گا تو کسی جگہ اور کسی مقام پر اس کی نافرمانی نہیں کرے گا۔ اسی لئے امام علیہ السلام فرماتے ہیں:

حدیث: ۳۸

خَفِ اللّٰهَ تَعَالٰی لِقَدْ رَفَعَهُ عَلَيْكَ وَ اسْتَخِي مِنْهُ  
لِقُرْبِهِ مِنْكَ

خدا کی طاقت سے ڈرو، اور خدا کی نزدیکی کی وجہ سے شرم و حیا کرو۔

### دشمنی اور دوستی

دوستی اور دشمنی خدا کے لئے ہونی چاہئے اور خدا کے دشمن سے دشمنی اور اس کے دوست سے دوستی ہی انسان کے لئے بہتر ہے۔ امام علیہ السلام اس بارے میں فرماتے ہیں:

حدیث: ۳۹

لَا تَتَعَاطَى أَحَدًا وَإِنْ ظَنَنْتَ أَنَّهُ لَا يَضُرُّكَ. وَلَا

کرتے ہوئے امام علیہ السلام فرماتے ہیں:

حدیث: ۳۶

إِيَّاكُمْ وَ صُحْبَةَ الْعَاصِينَ، وَ مَعُونَةَ الظَّالِمِينَ وَ مُجَاوَرَةَ  
الْقَاسِيَةِ، اخْلُذُوا فَتَتَّبِعُهُمْ، وَ تَبَاعَدُوا مِنْ سَاحِبِهِمْ.  
گناہگاروں کی دوستی، ظالموں کی مدد، قاسقوں کی قربت اور  
ان کے فتنوں سے بھی بچو! اور ان سے دور رہو۔

### عذابِ جہنم میں جننے والے

دشمن خدا اور اولیائے خدا کی پیروی دنیا اور آخرت کی سعادت کا سبب ہے اور ان کی مخالفت جہاں اخروی زندگی میں آتشِ جہنم میں لے جاتی ہے وہاں اس دنیا میں بھی انسان دنیا کی آگ میں جلا رہتا ہے۔

حدیث: ۳۷

وَاعْلَمُوا أَنَّهُ مَنْ خَالَفَ أَوْلِيَاءَ اللَّهِ وَ ذَانَ بَغْيِ دِينِ  
اللَّهِ وَ اسْتَبَدَّ بِأَمْرِهِ ذُونُ أَمْرِهِ ذُونُ أَمْرِ وَلِيِّ اللَّهِ،  
فِي نَارٍ تَلْتَهَبُ

جو بھی اولیائے خدا کی مخالفت کرے اور خدا کے دین کے علاوہ کسی اور دین پر چلے، خدا کے حکم کے بجائے اپنی رائے

تَرْهَدْنَ فِيْ صَدَاقَةِ اَحَدٍ وَّ اِنْ ظَنَنْتَ لَا يَنْفَعُكَ  
اگر کوئی تمہیں نقصان نہیں پہنچا سکتا پھر بھی ہرگز اس سے دشمنی  
نہ کرو، اور اگر کوئی تمہیں فائدہ نہ پہنچا سکے پھر بھی اس سے  
دوستی ترک نہ کرو۔

### پناہ خدا

انسان جہاں نیکیوں کے حصول اور برائیوں سے بچنے کی کوشش  
کرے وہاں اس توفیق کی خدا سے دعا بھی مانگے۔ یہی امام زین  
العابدینؑ، سید الساجدینؑ کی سیرت ہے:

حدیث: ۳۰

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ هَيْجَانِ الْجَرَحِ وَ سُوْرَةِ  
الْغَضَبِ وَ غَلْبَةِ الْحَسَدِ..... وَ سُوءِ الْوَلَايَةِ لِمَنْ  
تَحْتَ اَمْدِنَا.

خدا یا میں تیری پناہ مانگتا ہوں حرس و لالچ، غضبناک ہونے  
اور حسد کے غالب ہونے سے..... اور اپنے ماتحت افراد کی  
بری سرپرستی سے۔

